نظم

خلیل مامون

کالا چاند

○

مانگے کی روشنی لیے
چاند اُفق سے اُبھرتا تو ہے
مگر بہت جلد کالا ہو جاتا ہے
رات اُجلی نہیں ہو پاتی
باتیں بھی میلی ہو جاتی ہیں
میلوں روز کارخانوں کے کثیف دھویں میں ملبوس
مندروں، مسجدوں اور گرجا گھروں سے
نکلتی ہوئی
درد بھری آوازوں سے
چاند اور بھی سیاہ پڑ جاتا ہے
اندھیرے کے سفر میں
ٹمٹماتے ہوئے تارے بھی اُس کا ساتھ نہیں دیتے
آسمان میں ہر طرف
دھویں کے مرغولے
سفید بادلوں کو ڈھک دیتے ہیں
طیارے اندھیرے میں ڈوب جاتے ہیں
ظلمت میں سیارے بھی نظر نہیں آتے
عرشِ اعظم پر نہ جانے
خدا اور عالم ملکوت کا کیا حال ہوگا
ہمارا کیا ہے؟
ہم تو ناسوت میں جینے کا
بڑا تجربہ رکھتے ہیں
یہ کوئی خواب انگیز باتیں نہیں ہیں
یہ تو حقیقت کی پرچھائیں ہے
جو ہم پر پڑ رہی ہے

ہم نے روشنی کی تلاش میں
سارے عالم کو کالا کر دیا
ڈالیوں پر جھولتی
سفید یاسمین کی کلیوں کو
اپنی ہوس میں مٹیالا کر دیا
دلدل کے اوپر اُگتی گھاس بھی
کالی پڑ گئی
مہیب سایوں کے درمیان
گھپ اندھیرے میں چھپی جھیل میں
چاند اپنا منہ نہیں دھو سکتا
کسی ٹہنی کی آڑ میں
چھپ کر اپنی بدصورتی
پر رو بھی نہیں سکتا
اُس کے چہرے کی رمق بھی
مرگ آسا ہو گئی ہے
شاید یہ رات یوں ہی کٹے گی
اندھیرے میں چلتا ہوا
اک سُرمئی سیاہ چاند!
اِک سیاہی جو کسی پناہ گاہ کی
تلاش میں بھٹک رہی ہے
اک کالک میں پُتی روح
جو کسی انجان کونے میں دُبکی
اپنے وجود کو سسک رہی ہے
رات لمبی
نغمگی خاموش
اندھیرا غالب ہے
ایسے میں
ہم اپنی استھیاں
ڈھونڈنے کہاں جائیں

146/A-2#، فرسٹ مین، فورتھ کراس، بھونیشوری نگر، سی وی رمن نگر پوسٹ، بنگلور۔ 093 560، موبائل: 9019211001